ڈاکٹر محمد یوسف خشک

سندھ کی درسگاہیں اور علامہ اقبال

دنیا میں موجود تمام علوم کی بنیاد کو اگر باریک بینی سے دیکھا جائے تو ہر علم کسی نہ کسی دوسرے علم کی شاخ ہے، بلکل اسی طرح ہر عالم کسی نہ کسی درسگاہ سے اور ہر درسگاہ کسی اور درسگاہ سے جڑی ہوئی ہے، لہٰذا مجموعی طور پر تمام علوم ان سے وابستہ درسگاہیں اور علماء کو ایک تانے بانے کی حیثیت حاصل ہے، اور یہی وجہ ہے کہ کبھی کبھی بظاہر دور کی درسگاہیں، علوم اور علماء بھی ہمیں ایک دوسرے کے بہت قریب نظر آتے ہیں۔ مگر دوری نظر آنے کی وجہ لاتعلقی نہیں بلکہ لاعلمی ہوتی ہے، تانے کی اس پتلی تار سے جو باریک بینی کے بغیر نظر نہیں آتی۔ اگر نظر میں وسعت یا ذاتی دلچسپی ہو تو اس تار کا دِکھنا مشکل ضرور لیکن ناممکن نہیں۔ میرے مقالے کا موضوع سندھ کی درسگاہیں اور علامہ اقبال ہے اس لیے موضوع کی مناسبت اور وقت کی قلت کو مد نظر رکھتے ہوئے میں اس علمی تانے بانے کی معرفت علامہ اقبال اور سندھ کی مختلف درسگاہوں کا تعلق پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

مجموعی طور پر سندھ کے لوگوں کے لیے سب سے اہم اور قابل احترام مشہور درسگاہ شاہ عبداللطیف بھٹائی کی فکری درسگاہ ہے۔ علمی تانے بانے میں واضح ہے کہ شاہ لطیف کی فکری درسگاہ نے بھی براہ راست کافی مقامات سے فیض حاصل کیا ہے۔ لیکن یہاں میں صرف ایک دو درسگاہوں کا ذکر کرونگا جن کی بدولت لطیف اور اقبال کے تعلق کی

تاروا ضح ہو سکے۔ آپ دونوں کی درسگاہوں کی بنیاد ایک ہی درسگاہ یعنی حضور ﷺ کی درسگاہ ہے۔ شاہ لطیف فرماتے ہیں :

وحده لاشريڪ لہ جن اتوسين ايمان
تن مجيو محمد ڪارڻي قلب ساڻ لسان
اوءِ فائق ۾ فرمان اوتڙ ڪنهن نہ اولئا (۱)

ترجمہ :

کامل ایماں کے ساتھ جس نے بھی دل سے مانا زبان سے مانا
جس کی خاطر بنی ہے یہ دنیا اس محمدؐ کا مرتبہ جانا
فوقیت اس کو دوسروں پہ ملی اپنی ہستی کو اس نے پہچانا
جس نے اس قادر حقیقی کو وحدہ لاشریک گردانا

علامہ اقبال فرماتے ہیں :

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب
تیری نگاہِ ناز سے دونوں مراد پاگئے
عقل غیاب و جستجو، عشق حضور و اضطراب (۲)

دونوں شعراء کرام کے تعلیم کی بنیاد حضور ﷺ کی درسگاہ سے وابستہ ہونے کی بدولت نہ صرف ان کی منزل ایک ہے بلکہ کبھی کبھی توراستے بھی یکساں نظر آتے ہیں۔ مثلاً اسلامی فقر (۳) کو ہی لے لیجیے جو کہ اخلاق و سیرت کا دوسرا نام، جس میں صبر و قناعت، جرأت و شجاعت علم و عقل کی بے بہا نعمتیں پوشیدہ ہیں، دونوں شعراء کرام یعنی علامہ اقبال اور شاہ لطیف نے نہ صرف اس کو اپنایا بلکہ لوگوں کی رہنمائی کرتے ہوئے انھیں بھی اس فقر کی تلاش اور اپنانے کی تاکید کی ہے۔

علامہ اقبال فرماتے ہیں :

ہمت ہو اگر ڈھونڈ لو وہ فقر
جس فقر کی اصل ہے حجازی
مومن کی اسی میں ہے امیری
اللہ سے مانگ یہ فقیری (۴)

واضح طور پر علامہ اقبال نے فقر کی ابتدا حجاز کو قرار دیا ہے یعنی حضور ﷺ کی طرف اشارہ ہے کہ فقر اسی درسگاہ سے حاصل ہو سکتا ہے جب کہ شاہ لطیف بھی ایسے فقیروں کی تلاش کا مشورہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں :

وارو ويراڳين ڪي ويل ۾ وساريج
قدم ڪاپڙين جا ليلائي لهيج
پيرت پسئو پٽ جي وڃڻ ڪي وجيج
راتون ڏينهن رڙهيج آئون نہ جيئندي ان ري (۵)

ترجمہ : ایک پل کے لیے بھی جوگیوں کو نہ بھولو اور ان کی جماعت کے نقش قدم عقیدت کے ساتھ تلاش کرو، اگر تم (ظاہری قدموں کی معرفت) چلنے سے قاصر ہو جاؤ تو پھر روحانی طور پر اپنی کاوش جاری رکھو اور یہ تلاش کا مسلسل عمل اس وقت تک جاری رہنا چاہیئے جب تک تم منزل کو حاصل کرو۔

انسانیت کو یہ پیغام دینے کے بعد دونوں شعراء کرام اس فقیر کی منزل مقصود کا واضح پتہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جہاں انسانی تخیل نہیں پہنچ سکتا ہے وہاں ان فقیروں کا ٹھکانہ ہے۔ دونوں شعرا کی زبانی ملاحظہ فرمائیے :

جتي عرش نہ آپ ڪو، زمين ناهہ ذرو
نڪو چاڙهائو چنڊ جو نڪو سج سرو

اتي آديسين جو لڳو ڏنگ درو
پري پيين پرو ناٽ ڏنائون ناهہ ۾ (٦)

ترجمہ :

ان ستاروں کے کارواں سے دور	ماہ و خورشید و کہکشاں سے دور
کار فرمائی مکاں سے دور	شعبدہ کاری زماں سے دور
منزل عمر بے نشان سے دور	اعتبارات جسم و جاں سے دور
اس زمیں اور آسماں سے دور	خلوت حسن و جاوداں سے دور
حق نگر جوگیوں کا مسکن ہے	جن سے وابستہ میرا دامن ہے

بلکل اسی طرح اقبال کے مسلمان کی بھی پہنچ وہاں تک ہے، فرماتے ہیں :

پرے ہے چرخِ نیلی فام سے منزل مسلمان کی
ستارے جس کی گرد راہ ہوں وہ کارواں تو ہے (۷)

اسی طرح دونوں کی فکری درسگاہ پر جلال الدین رومی کی درسگاہ کا اثر بھی یکساں ہے۔ اسرار خودی سے لے کر ارمغان حجاز تک اقبال کی شاعری میں رومی کا عکس واضح دکھائی دیتا ہے اور شاہ لطیف نے بھی اپنی شاعری میں انھیں اپنا رہنما تسلیم کیا ہے۔(۸)

سندھ کی دوسری مشہور درسگاہِ سچل سرمست اور درسگاہ اقبال کے بیچ تانے کی تار کی جھلک دکھانا ضروروی سمجھتا ہوں۔

اقبال فرماتے ہیں :

خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

اور سچل سرمست فرماتے ہیں :

سوئی کم کریجے جنھن وچ اللہ آپ ٻنجھے (۹)

سندھ کے رہنماؤں کی درسگاہوں اور اقبال کی درسگاہ کے نظریات میں یکسانیت کی بدولت اقبال کی فکری درسگاہ کو سندھ میں شروع سے ہی بلند رتبہ حاصل رہا، جس کی وجہ سے سندھ کے لوگوں نے اقبال کی درسگاہ سے براہ راست فیض حاصل کرنا شروع کر دیا۔ اس سے پہلے میں اپنے مضمون "سندھ میں اقبال فہمی" میں سندھی شعرا کی اقبال سے محبت کا ایک رنگ پیش کر چکا ہوں(۱۰) یہاں پر میں سندھ کی چند نامور شخصیات کی آراء کی معرفت سندھ میں درسگاہ اقبال کا مقام پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

سندھ کے نامور عالم علامہ آئی آئی قاضی صاحب ۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۹ء تک سندھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر رہے اور ۱۹۵۹ع میں اس ذمیداری سے مستعفی ہو کر آپ شاہ لطیف کا پیغامِ امن کو پوری دنیا تک پہنچانے کے لیے باقائدہ سرگرم عمل ہوئے۔(۱۱)

علامہ اقبال اور علامہ آئی آئی قاضی دونوں علما کو جرمن ادب و مفکروں سے خاص دلچسپی تھی آپ نہ صرف دونوں ہمعصر تھے بلکہ دونوں میں علمی تعلقات تھے(۱۲) دونوں نے لندن یونیورسٹی میں سماجیات کے پہلے پروفیسر، ایل۔ٹی ھاب ہاؤس کے لیکچر بھی ایک ساتھ لیے(۱۳)۔ آپ اپریل ۱۹۵۸ء میں کراچی میں اقبال اکادمی کی جانب سے منعقدہ یوم اقبال کے موقع پر ملٹن اور اقبال کی شاعری کا تقابلی موازنہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

"اقبال جي شاعري سادي نظرياتي ۽ روح کي وجد ۾ آڻيندڙ آهي جڏهن تہ ملٽن جي شاعري سادي مگر حسياتي ۽ جذبات اڀاريندڙ آهي".(۱۴)

ترجمہ : اقبال کی شاعری سادہ نظریاتی اور روح کو وجد میں لانے والی ہے جبکہ ملٹن کی شاعری سادہ مگر حسیاتی اور جذبات ابھارنے والی ہے۔

سندھ کے نامور ادیب جی ایم سید، شاہ لطیف اور علامہ اقبال کی شاعری کے گہرے مطالعے بعد، آپ دونوں کی فکر کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

"سندن (شاهه لطيف ۽ علامه اقبال جي) ڪلام تي وڏيڪ غور ڪرڻ بعد اهو به معلوم ٿئي ٿو ته ٻنهي جي سامهون انسان ذات جي ترقي ۽ اصلاح جا مقصد هئا". (۱۵)

ترجمہ : ان (شاہ لطیف اور علامہ اقبال) کے کلام پر زیادہ غور کرنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ دونوں کے سامنے انسان ذات کی ترقی اور اصلاح کے مقاصد تھے۔

سندھی زبان کے نامور ادیب، محقق اور شاعر لطف اللہ بدوی (آپ کو کلام اقبال سے خاص محبت تھی آپ نے علامہ کی شاعری کے سندھی زبان میں تراجم بھی کیے جس میں جاوید نامہ، اسرار رموز، ارمغان حجاز وغیرہ شامل ہیں) ۱۹۵۷ء میں اپنی کتاب، حيات اقبال(حالات زندگي ۽ منتخب ڪلام)میں رقمطراز ہیں :

اقبال بيشڪ وڏو شاعر ۽ ان کان زياده مفڪر هو ۽ ان جو پيغام هڪ عالمگير اجتهاد آهي سندس نالو تاريخ جي ورقن تي سدائين چمڪندو رهندو۔ هو اسان کان موڪلائي ويو آهي مگر ان جو پيغام غير فاني آهي. (۱٦)

ترجمہ : اقبال بیشک بڑے شاعر واس سے زیادہ مفکر تھے اور ان کا پیغام ایک عالمگیر اجتہاد ہے آپ کا نام تاریخ کے اوراق میں ہمیشہ روشن رہے گا۔ وہ ہم سے رخصت ہو گئے لیکن ان کا پیغام لافانی ہے۔

سندھ کے معروف ادیب کریم بخش خالد (آپ کی نثری خدمات سندھی، اردو، انگریزی تینوں زبانوں میں موجود ہیں) سندھی ماہانہ رسالے 'پیغام' میں اپنے مضمون "اقبال اسان جو قومي شاعر" میں لکھتے ہیں :

ويهين صدي عيسوي جي شروعات ۾ پنجاب جي مردم خيز زمين تان هڪ آواز بلند ٿيو جنهن ستل سيني ۾ سوز پيدا ڪيو. دليون درد آشنا ڪيون ۽ مسلمانن کي هڪ زنده متحد ۽ متحرڪ قوم جي حيثيت عطا ڪئي، اهو آواز شيخ محمد اقبال جو هو. جيڪو اسانجو عظيم سياسي محسن ۽ قومي شاعر آهي. (۱۷)

ترجمہ : بیسویں صدی کی ابتدا میں پنجاب کی مردم خیز زمین سے ایک ایسی آواز بلند ہوئی جس نے سوئے ہوئے سینوں میں سوز پیدا کیا، دلوں کو درد آشنا کیا اور مسلمانوں کو ایک زندہ، متحد اور متحرک قوم کی حیثیت عطا کی۔ یہ آواز شیخ محمد اقبال کی تھی، جو ہمارے ایک عظیم سیاسی محسن اور قومی شاعر ہیں۔

اس مختصر جائزے کے بعد ہم صوبہ سندھ کی ان درسگاہوں کی طرف آتے ہیں جہاں باقاعدہ نصاب موجود ہیں اور تحریری سندیں جاری ہوتی ہیں۔

دینی درسگاہیں (نصاب مدارس) اور اقبال۔

درجہ ابتدائیہ (پرائمری) مدارس عربیہ ملحقہ :

درجہ ابتدائیہ (پرائمری) پانچ سالوں پر مشتمل ہے دینی تعلیم حاصل کرنے والے طالبعلموں کے لیے ہر سال دیگر مضامین کے ساتھ اردو بھی بطور مضمون شامل ہے موضوع کی مناسبت سے تفصیل ملاحظہ ہو۔

نمبر شمار	کلاس	سبق	موضوع	صفحہ	پبلشر	سنہ
۱۔	کتاب اول	۱۰	پاکستان	۲۳	سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ	۱۹۹۴ء
	(اردو قاعدہ)		(اس درس میں علامہ اقبال کی تصویر پہچاننے کے زیر عنوان شامل ہے۔)			
۲۔	کتاب دوم	۱۸	علامہ اقبال	۴۲	سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ	۱۹۹۸ء
	(اردو)		(مختصر تعارف معہ تصویر)			

۴۔	کتاب چہارم	۱۳	ہمدردی (نظم)	۲۴	سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ	۱۹۹۴ء
۵۔	کتاب پنجم	۱۰	یوم پاکستان	۲۸	سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ	۲۰۰۲ء
			(اس میں ۲۳مارچ کے جلسے کے حوالے سے اقبال پارک کاذکر موجود ہے)۔			
۶۔	کتاب پنجم	۴۱	دعا (لب پے آتی ہے)	۱۲۸	سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ	۲۰۰۲ء

درجہ متوسط (مڈل) تین سالوں پر مشتمل ہے

۷۔	کتاب ششم متوسط اول	۱۳	یوم آزادی (اس درس میں یوم آزادی کے حوالے سے قائد اعظم اور علامہ اقبال کا مشترکہ ذکر ہے)	۳۴	سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ	۱۹۹۴ء
۸۔	کتاب ششم متوسط اول	۲۲	مینار پاکستان (اس درس میں اقبال پارک کاذکر موجود ہے)	۵۸	سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ	۱۹۹۴ء
۹۔	کتاب ہشتم متوسط سوم	۱۷	۱۲اسلامی سربراہی کانفرنس اس درس میں علامہ اقبال کا شعر کوٹ کیا گیا ہے	۵۸	وفاق المدارس العربیہ پاکستان	۱۴۱۴ھ
۱۰۔	کتاب ہشتم متوسط سوم (۱۸)	۴۴	جگنو (نظم)	۱۲۲	وفاق المدارس العربیہ پاکستان	۱۴۱۴ھ

دینی مدارس کے بعد ہم آتے ہیں اور ینٹل کالجز کی طرف جہاں سے طالب علم ادیب عالم اور فاضل کی ڈگریاں حاصل کرتے ہیں شروع میں ان امتحانات کا بورڈ سندھ یونیورسٹی ہوا کرتی تھی، لیکن بعد میں جب بورڈوں (حیدر آباد سکھر وغیرہ) کا قیام عمل میں آیا تو ان طالبعلموں کو بھی ان کے ساتھ منسلک کر دیا گیا۔

نصاب برائے : ادیب اردو

اس کورس میں پانچ پرچے شامل ہیں اور ہر پرچہ ۱۰۰ نمبروں پر مشتمل ہے۔ اس نصاب کا پہلا پرچہ خصوصی مطالعہ : اقبال، کے عنوان سے ہے، جس میں اقبال کے

حالات زندگی اور ادبی خدمات کے ساتھ متن کلام میں "بانگ درا" (دور اول) شامل ہے۔

نصاب برائے : ادیب عالم (اردو)

یہ کورس پانچ پرچوں پر مشتمل ہے، ہر پرچے کے ۱۰۰ نمبر مقرر کیے گئے ہیں اس نصاب کا بھی پہلا پرچہ خصوصی مطالعہ اقبال کے عنوان سے شامل ہے۔ جس میں اقبال کے حالات اور منظومات پر تبصرے کے ساتھ تشریح متن کے لیے "بال جبریل" کی ابتدائی غزلیں شامل کورس ہیں۔

نصاب برائے : ادیب فاضل (اردو)

یہ کورس بھی پانچ پرچوں پر مشتمل ہے ہر پرچے کے ۱۰۰ نمبر مقرر کیے گئے ہیں اس نصاب میں پہلا پرچہ خصوصی مطالعہ کے عنوان سے شامل ہے، جس میں دیگر شعرا کے ساتھ علامہ اقبال کی شاعری میں سے (ضرب کلیم) اسلام اور مسلمان شامل ہے۔[۱۹]

سندھ کے جدید اسکول و کالجز کا نصاب اور علامہ اقبال :

نصاب اردو (لازمی) :

صوبہ سندھ میں یہ نصاب ان طالبعلموں کے لیے ہے جن کی مادری زبان اردو ہے۔

نمبر شمار	کلاس	سبق	موضوع	صفحہ	پبلشر	سنہ
۱	درسی کتاب ۲	۱۷	علامہ اقبال (مختصر تعارف)	۴۷	سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ یونیورسل بک ڈپو حیدر آباد	۲۰۰۲ء
۲	درسی کتاب ۴	۱۳	ہمدردی (نظم)	۲۴	سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ عجائب اسٹور سکھر	۲۰۰۲ء
۳	درسی کتاب ۵	۱۰	یوم پاکستان	۲۸	سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ	۲۰۰۲ء
			(اس میں ۲۳مارچ کے جلسے کے حوالے سے اقبال پارک کاذکر موجود ہے۔)			
۴	درسی کتاب ۵	۴۱	دعا (لب پے آتی ہے)	۱۲۸	سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ	۲۰۰۲ء

۵۔	درسی کتاب ۶	۱۳	یوم آزادی (اس اس میں یوم آزادی کے حوالے سے قائداعظم اور علامہ اقبال مشترکہ ذکر ہے)	۳۴	سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ	۱۹۹۴ء
۶۔	درسی کتاب ۶	۲۲	مینار پاکستان (اس درس میں اقبال پارک کا ذکر موجود ہے)	۵۸	سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ	۱۹۹۴ء
۷۔	درسی کتاب ۷	۲۵	تحریک پاکستان (۲۳مارچ کے حوالے سے اقبال پارک کا ذکر موجود ہے)	۲۶	سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ	۲۰۰۲ء
۸۔	ایضاً	۳۴	مسلمانوں کی بیداری میں اقبال کا حصہ (اس مضمون میں علامہ کو بر صغیر کے مسلمانوں کا رہنما کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔	۵۴	سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ	۲۰۰۲ء
۹۔	درسی کتاب ۷	۴۱	بلال (نظم)	۱۵۶	سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ	۲۰۰۲ء
۱۰۔	درسی کتاب ۸	۲۳	قومی یکجہتی اس درس میں علامہ اقبال کی شاعری کو بطور مثال پیش کیا گیا ہے۔	۷۴	سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ ٹائم پریس لمیٹڈ کراچی	۲۰۰۲ء
۱۱۔	درسی کتاب ۸	۲۵	جگنو (نظم)	۸۱	سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ	۲۰۰۲ء
۱۲۔	درسی کتاب ۸	۴۶	دعا (یارب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے)	۷۴	سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ	۲۰۰۲ء
۱۳۔	درسی کتاب ۹۔۱۰	۵	نظریہ پاکستان اس درس میں اقبال کو بطور مسلمان رہنما پیش کیا گیا ہے جبکہ اس کتاب کے ٹائیٹل پر آپ کی تصویر بھی شامل ہے	۴۲	سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ اردو اکیڈمی سندھ کراچی	۲۰۰۲ء

۱۴۔	درسی کتاب ۹۔۱۰	۱۳	حصہ (نظم) (جنگ یرموک کا ایک واقعہ)	۱۴۸	سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ	۲۰۰۲ء
۱۵۔	درسی کتاب ۹۔۱۰	۱۴	حصہ نظم (جواب شکوہ)	۱۵۰	سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ	۲۰۰۲ء
۱۶۔	درسی کتاب ۱۱ (گلزار اردو لازمی)	۶	تشکیل پاکستان (اس درس میں علامہ اقبال کو ایک مسلم سربراہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے)	۳۳	سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ قاضی ایسو سیشن کراچی	۲۰۰۲ء
۱۷۔	درسی کتاب ۱۱ (گلزار اردو لازمی)	۱۸	خط اقبال بنام مولوی انشاء اللہ خان اس درس میں علامہ اقبال کو ایک مسلم سربراہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔	۸۸	سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ قاضی ایو سیشن کراچی	۲۰۰۲ء
۱۸۔	درسی کتاب ۱۱ (گلزار اردو لازمی)	۳۲	نظم (روح ارضی آدم کا استقبال کرتی ہے)	۱۶۸	سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ قاضی ایسو سیشن کراچی	۲۰۰۲ء
۱۹۔	درسی کتاب ۱۱ (گلزار اردو لازمی)	۳۳	نظم (سلطان ٹیپو کی وصیت)	۱۲۹	سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ قاضی ایسو سیشن کراچی	۲۰۰۲ء

نصاب (اردو سلیس)

یہ نصاب ان شاگردوں کے لیے جن کی مادری زبان سندھی، سرائکی، بلوچی ہے یا اردو نہیں ہے۔

نمبر شمار	کلاس	سبق	موضوع	صفحہ	پبلشر	سنہ
۱۔	درسی کتاب ۳	۲۴	ہمدردی (اقبال کی اس نظم کا نثری خلاصہ پیش کیا گیا ہے)	۲۸	سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ نیو گرین پرنٹرز، حیدر آباد	۲۰۰۰
۲۔	درسی کتاب ۵	۵	یوم آزادی	۱۴	سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ	۲۰۰۰

نمبر شمار	کلاس	سبق	موضوع	صفحہ	پبلشر	سنہ
			اس درس میں آزادی کے حوالے سے علامہ کو قائداعظم کے اہم رفیق کے طور پر متعارف کرایا گیا۔		سروری پبلشنگ کمپنی حیدر آباد	
۳۔	درسی کتاب ۵	۱۵	استاد کا احترام (اس میں علامہ اقبال کی نظر میں استاد کی عزت کے انداز کو مثالی بنا کر پیش کیا گیا ہے)	۴۲	=	=
۴۔	درسی کتاب ۶	۱۴	قرارداد پاکستان (اس درس میں اقبال پارک کا ذکر موجود ہے)	۴۵	سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ زینت پرنٹرز حیدر آباد	۲۰۰۰ء
۵۔	درسی کتاب ۷	۱۸	اقوال زرین (مشہور اقوال پر منحصر اس درس میں علامہ اقبال کا زریں قول عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی بھی شامل ہے)	۵۱	سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی	۲۰۰۰ء
۶۔	درسی کتاب ۸	۲	پاکستان کی کہانی (اس میں علامہ اقبال کو مسلمانوں کا مشہور فلسفی، شاعر اور راہنما کے طور پر پیش کرنے کے ساتھ ۱۹۳۰ء الہ آباد کے جلسے کی صدارتی تقریر کے چند تاریخی جملے بھی پیش کیے گئے ہیں۔	۱۹	سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی	۲۰۰۰ء

نصاب سندھی لازمی :

صوبہ سندھ میں یہ نصاب ان تمام شاگردوں کے لیے جن کی مادری زبان سندھی، سرائیکی، بلوچی ہے یا اردو نہیں ہے۔

نمبر شمار	کلاس	سبق	موضوع	صفحہ	پبلشر	سنہ
۱۔	درسی کتاب ۲	۷	علامہ اقبال اس درس میں مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے۔	۱۲	سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ	۲۰۰۲ء
۲۔	درسی کتاب ۵	۶	یوم پاکستان (علامہ کی قائدانہ حیثیت کو بیان کیا گیا ہے۔	۱۵	سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ	۲۰۰۲ء
۳۔	درسی کتاب ۸	۹	پاکستان تحریک اس درس میں علامہ کے تصور آزادی پیش کرنے والے دانشورانہ رخ کو پیش کیا گیا۔	۲۵	سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ	۲۰۰۲ء

اب یہاں اسکول کی سطح پر یہ زاویہ ملحوظ خاطر رہے، جس سے سندھ کے لوگوں کی اقبال سے محبت کا اندازہ بھی باآسانی سے لگایا جاسکتا ہے کہ سندھی مادری زبان رکھنے والے بچے علامہ اقبال کو دو پلیٹ فارم پر پڑھتے ہیں ایک سلیبس اردو کے ٹیکسٹ کے طور پر اور دوسرا اس کے ساتھ ساتھ سندھی ٹیکسٹ کے طور پر بھی جیسا کہ اوپر کے چارٹوں میں واضح ہے۔

سندھ کی جامعات اور اقبال۔

جامعہ کراچی

نصاب برائے : بی اے پاس، بی اے آنرز سال دوم، بی ایس سی آنرز سال دوم

عنوان : جدید اردو ادبیات (لازمی) مادری زبان   کل نمبر : ۱۰۰

اس کورس کے حصہ منظومات میں علامہ اقبال کی نظم انسان شامل ہے۔

عنوان : نصاب برائے، بی اے پاس، بی ایس سی سال دوم (غیر مادری زبان) کل نمبر ۱۰۰۔

اس پرچے میں منظومات کے زیر عنوان اقبال کی شاعری میں سے نظم ابو بکر صدیق شامل ہے۔

عنوان : اردو اختیاری برائے بی اے، بی ایس سی پاس سال دوم۔ کل نمبر ۱۰۰

اس پرچے میں منظومات کے حصے میں اقبال کی شاعری میں سے ساقی نامہ اور طلوع اسلام شامل ہیں۔(۲۰)

نصاب برائے ایم اے اردو۔

ایم اے اردو دو سال کے کورس پر مشتمل ہے، سال اول میں پانچ پرچے اور سال دوم میں بھی پانچ پرچے شامل ہیں ہر پرچہ ۱۰۰ نمبروں پر مشتمل ہے۔

نمبر شمار	سال	پرچہ نمبر	پرچے کا عنوان
۱۔	ایم اے سال اول	تیسرا پرچہ	”نظم :دور متوسطین، متاخرین، معاصرین“۔

اس پرچے میں اقبال کی کتاب ”بال جبریل“ میں سے مسجد قرطبہ۔ زمانہ۔ فرمان خدا۔ لینن خدا کے حضور میں، فلسفہ و مذہب۔ ذوق و شوق۔ ساقی نامہ۔ جبریل وابلیس شامل ہیں۔

۲۔ ایم اے سال اول، چوتھا پرچہ بعنوان ”لسانیات، تاریخ زبان وادب اردو“

اس پرچے کے حصہ (د) بعنوان تاریخ ادب حصہ اردو نظم، میں اقبال کا دور شامل ہے۔

۳۔ ایم اے سال آخر، دوسرا پرچہ بعنوان ”بیسویں صدی کا اردو ادب“

اس پرچے میں اقبال کی شاعری میں سے بانگ درا شمع و شاعر، طلوع اسلام، خضر راہ۔بال جبریل (غزلیات)، ارمغان حجاز (ابلیس کی مجلس شوریٰ شامل ہیں(۲۱)

جامعہ سندھ جامشورو اور جامعہ شاہ عبدالطیف خیر پور سندھ۔

بی اے سے لے کر ایم اے (اردو) کی سطح تک ان دونوں جامعات میں ایک ہی نصاب پڑھایا جاتا ہے لیکن جامعہ شاہ عبدالطیف خیر پور میں ابھی تک آنرز کی کلاسز شروع نہیں ہوئیں اس لیے موضوع کی مناسبت سے پہلے جامعہ سندھ کے بی اے آنرز کے نصاب کو اور بعد میں دونوں جامعات میں موجود یکساں نصاب برائے بی اے پاس سائیڈ اور ایم اے سائیڈ کو پیش کیا جاتا ہے۔

۱۔ بی اے آنرز سال اول پہلا پرچہ : ”منتخب ادب“ کل نمبر ۱۰۰

اس پرچے کے حصہ الف (نظم) میں علامہ کی ضرب کلیم (اسلام اور مسلمان۔ تعلیم و تربیت۔ سیاسیات مشرق و مغرب) شامل ہیں۔

۲۔ بی اے آنرز سال سوم پرچہ سوم : ”مثنویات، مراثی ودیگر منظومات“

اس پرچے کے منظومات کے حصے میں علامہ اقبال کی شاعری میں سے خضر راہ، طلوع اسلام، مسجد قرطبہ، ذوق و شوق، ساقی نامہ شامل ہیں۔

۳۔ ”اردو اختیاری“ برائے : بی اے سال اول

اس پرچے میں دیگر شعرا کے ساتھ علامہ اقبال کی شاعری میں سے بانگ درا (گل رنگین، شمع و شاعر، گورستان شاہی اور خضر راہ) شامل ہے۔

۴۔ اردو لازمی (مادری زبان) برائے : بی اے سال دوم

اس پرچے کے حصہ نظم میں علامہ اقبال کی ضرب کلیم (اسلام اور مسلمان، تعلیم و تربیت) شامل ہے۔

نصاب برائے ایم اے اردو :

سال اول پرچہ چہارم : ”مثنوی و مراثی ودیگر منظومات“

منظومات کے حصے میں اقبال کی شاعری شامل ہے جس میں طلوع اسلام، خضر راہ، مسجد قرطبہ، ذوق و شوق اور ساقی نامہ شامل ہے۔

ایم اے سال آخر

پرچہ چہارم ''خصوصی مطالعہ/ مقالہ''

اس پرچے میں بھی علامہ اقبال شامل نصاب ہیں۔ (۲۲)

حاصل مقصد یہ ہے کہ سندھ کے دانشور، ادباء اور عوام شروع سے ہی اقبال سے محبت و عقیدت رکھتے ہیں اور اس میں دن بدن مستقل اضافہ ہو رہا ہے۔ داخلی شہادتوں کی روشنی میں، سندھ میں علامہ اقبال سے کی جانے والی محبت و عقیدت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ سندھ کی تمام درسگاہوں کے تقریباً تمام مراحل میں علامہ اقبال شامل نصاب ہیں اور وہ بھی خصوصاً پہلی کلاس سے۔ گویا تعلیمی گھٹی میں اقبال شامل ہیں اور گھٹی ہمیشہ ایسی شخصیات سے دلوائی جاتی ہے جو ہمارے آئیڈل ہوتے ہیں یا ان جیسا ہم اپنے بچوں کو دیکھنا چاہتے ہیں، لہٰذا سندھ کے رہنماؤں کی فکر اور دانشوروں کے ترتیب دیئے ہوئے نصابات سے صاف واضح ہے کہ سندھ کے لوگ اپنے بچوں میں شاہ لطیف، سچل سرمست کے ساتھ علامہ اقبال جیسا مفکر بھی دیکھنا چاہتے ہیں کیونکہ آپ جیسے مفکروں سے ہی تو دھرتی کے جانداروں کی بہتر قسمت وابستہ ہوتی ہے۔

حوالاجات :

۱۔ شاھ جو رسالو : علامہ غلام مصطفيٰ قاسمي، مھراڻ اڪيڊمي شڪارپور ۱۹۹۹ع ص ۳۴.

۲۔ کلیات اقبال اردو (بال جبریل) : اقبال، نیشنل بک فاؤنڈیشن، لاہور ۱۹۹۹ء ص۔۴۴۱

(۳) لفظ فقر عام طور پر مفلسی اور تنگدستی کے معنی ہیں استعمال ہوتا ہے اس لیے فقیر ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جو مادی وسائل نہ ہونے کے سبب غریب و محتاج ہو جائے اور حالات کے دباؤ کے تحت، سادہ کھانے اور پہننے پر مجبور ہو جائے جبکہ اسلامی فقر ایسی مجبوری کا نتیجہ نہیں لیکن مستقل اخلاقی اصولوں کے تحت زندگی گذارنے کی عملی صورت ہے۔ یہ فقر عیش و آرام والی زندگی کے مقابلے میں سادہ اور درویشی والی زندگی کو ترجیح دیتا ہے۔

۴۔ کلیات اقبال (ضرب کلیم) علامہ اقبال، نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد ص۔۵۰۵

۵۔ شاھ جو رسالو، سر رامڪلي: علامہ غلام مصطفيٰ قاسمي، مھراڻ اڪيڊمي شڪارپور ۱۹۹۹ءص ۵۴۸.

۶۔ شاھ جو رسالو، سر رامڪلي: علامہ غلام مصطفيٰ قاسمي، مھراڻ اڪيڊمي شڪارپور.

۷۔ کلیات اقبال نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد۔

۸۔ الماس (تحقیق مجلّہ) اقبال نمبر، سندھ میں اقبال فہمی : ڈاکٹر محمد یوسف خشک، شعبہ اردو شاہ عبداللطیف یونیورسٹی خیرپور ۲۰۰۲ء۔

۹۔ سچل سرمست جو سرائڪي ڪلام، سنڌي ادبي بورڊ ۱۹۵۹، ص ۴۸.

۱۰۔ الماس (تحقیق مجلّہ) اقبال نمبر، سندھ میں اقبال فہمی : ڈاکٹر محمد یوسف خشک، شعبہ اردو شاہ عبداللطیف یونیورسٹی خیرپور ۲۰۰۲ء ص ۱۹۔۳۱۔

۱۱۔ مقالاتِ وحید : علامہ آئی آئی قاضی : پروفیسر عبدالوحید صدیقی، کوہستان پریس راولپنڈی ۱۹۷۱ء ص ۹۱۔

۱۲۔ اقبال مشمولہ صوفي لا ڪوفي (علامہ آءِ آءِ قاضي جون تحريون ۽ تقريرون) مرتب عبدالغفار سومرو، سنڌي ادبي بورڊ ڄامشورو ۱۹۹۵ع، ص ۱۱۵.

۱۳۔ عمده تعليم ترقي پسند زندگي، مشمولہ صوفي لا ڪوفي (علامہ آءِ آءِ قاضي جون تحريون ۽ تقريرون) مرتب عبدالغفار سومرو، سنڌي ادبي بورڊ ڄامشورو ۱۹۹۵ع، ص ۵۶.

۱۴۔ صوفي لا ڪوفي (علامہ آءِ آءِ قاضي جون تحريون ۽ تقريرون) مرتب عبدالغفار سومرو، سنڌي ادبي بورڊ ڄامشورو ۱۹۹۵ع، ص ۱۰۳.

۱۵۔ پيغام لطيف: جي ايم سيد، اداره انسانيت اسٽيشن روڊ حيدرآباد سنڌ. ص ۱۳۷.

۱۶۔ حيات اقبال (حالات زندگي ۽ منتخب ڪلام) لطف الله بدوي، اقبال اڪيڊمي ڪراچي. ۱۹۵۷ع ص ڪب.

۱۷۔ اقبال اسانجو قومي شاعر، ماهوار پيغام ڪراچي، جلد ۲ شمارو ۱۲۹، اپريل ۱۹۷۸ع ص ۳۰۔

۱۸۔ سولہ سالہ نصابِ تعلیم، وفاق المدارس العربیہ پاکستان، وفاق المدارس العربیہ پاکستان۔ ملتان ۱۹۸۴ء۔
19. Curriculum and syllabi for Oriental Languages Examinations, Hyderabad Board S.E 1985 and ownards P. 2, 3 and 4.
20. Course of Studies 1992 to date, University of Karachi Faculty of Arts. P. 16, 17 and 138.
21. Course of Studies for M.A (Prev. & Final) Examinations in Urdu, Karachi University Karachi, Sindh 1992 to date P. 9, 14, 22.
۲۲۔ نصاب جامعہ سندھ و جامعہ شاہ عبداللطیف خیرپور سندھ، پرو سپیکٹس ۲۰۰۲ء۔